قرآن آڈیٹوریم لاہور میں منعقد ختم نبوت کورس کی روداد

رپورٹ: شعبہ تعلیم وتربیت، مرکز تنظیم اسلامی

تنظیم اسلامی اور انجمن خدام القرآن کے تعاون سے 5 فروری بروز اتوار صبح 10 بجے تا نماز مغرب، بمقام قرآن آڈیٹوریم ،لاہور، ختم نبوت تربیتی کورس کا انعقاد کیا گیا، پروگرام کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک وترجمہ سے ہوا، جس کی سعادت جناب حافظ تنویر احمد نے حاصل کی، جبکہ نعت رسول مقبول ﷺ جناب حافظ امیر حمزہ نے پیش کی، اسٹیج سیکرٹری کے فرائض جناب خورشید انجم ناظم شعبہ تعلیم وتربیت تنظیم اسلامی پاکستان نے انجام دیے، اس پروگرام میں کثیر تعداد میں رفقائے تنظیم اسلامی اور دیگر دینی جماعتوں کے کارکنان نے شرکت کی، اس موقع پر تنظیم اسلامی، انجمن خدام القرآن اور مجلس احرار اسلام پاکستان کی طرف سے بک اسٹالز بھی لگائے گئے تھے۔

اس پروگرام کی غرض وغایت کے حوالے سے خطاب کرتے ہوئے ناظم شعبہ تعلیم وتربیت جناب خورشید انجم نے فرمایا کہ عقیدہ ختم نبوت ہمارے ایمان کا حصہ ہے، اس کے بغیر ایمان کی تکمیل نامکمل ہے، مگر افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ اس عقیدے کے حوالے سے ہمارے ہاں شعور وآگاہی بہت کم ہے، نبی کریم ﷺ کی ایک حدیث مبارکہ کے مطابق فتنوں کا دور آنے والا ہے، اس دور میں ایک شخص صبح کو مومن ہوگا، تو شام کو کافر اور شام کو مومن ہوگا تو صبح کو کافر۔

ہم اس وقت فتنوں کے دور میں سانس لے رہے ہیں اور آئے روز نئے نئے فتنے جنم لے رہے ہیں، جس طرح تسبیح ٹوٹتی ہے تو اس کے دانے بکھر جاتے ہیں، ہماری کیفیت بھی اس وقت بکھرے ہوئے دانوں کی ہے، ہم بالکل بے حس ہوکر رہ گئے ہیں جبکہ انہی فتنوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ عنقریب ایک فتنہ رونما ہوگا، صحابہؓ نے پوچھا کہ اس فتنے سے نکلنے کا راستہ کیا ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کتاب اللہ!

عصر حاضر کے فتنوں میں سے ایک بڑا فتنہ بقول حضرت مولانا انور شاہ کاشمیریؒ قادیانیت ہے، بعض لوگ قادیانیت کو بھی اسلام ہی کا ایک فرقہ سمجھ بیٹھتے ہیں، جو کہ ایک بہت بڑی غلطی ہے، اسی حوالہ سے انجمن خدام القرآن اور تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام ایک فہم ختم نبوت تربیتی کورس کا اہتمام کیا گیا ہے، ختم نبوت کے حوالہ سے کام کرنے والی سب سے پرانی تنظیم مجلس احرار اسلام کے قائدین کو مدعو کیا گیا ہے۔

سب سے پہلے مرکز احرار تلہ گنگ کے مسئول اور انچارج شعبہ ختم نبوت خط وکتابت کورس جناب مولانا تنویر الحسن کو خطاب کی دعوت دی گئی، جناب مولانا تنویر الحسن نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ سب سے پہلے میں

جناب ڈاکٹر اسرار احمدؒ کو خراج عقیدت و خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے قرآن کو اصل زندگی سمجھتے ہوئے میری اور آپ سب کی تربیت کی اور ہمیں قرآن و سنت کو سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی طرف رہنمائی کی۔

انہوں نے کہا کہ ہر زمانے میں عقیدہ ختم نبوت کے دفاع کے حوالہ سے کام ہوتا رہا ہے، ماضی کی ساڑھے چودہ سو سالہ تاریخ شاہد ہے کہ جب کبھی کہیں سے بھی ختم نبوت پر وار ہوا، تو شمع ختم نبوت کے پروانوں نے اس وار کو بھانپ لیا اور صف بندی کر کے اس کا مقابلہ کیا۔

انہوں نے کہا کہ اس دور میں صرف عقیدہ ختم نبوت ہی نہیں، تین اور عقائد بھی ہیں، جن پر ڈاکہ ڈالا گیا ہے اور ڈاکہ ڈالنے والا ایک ہی شخص تھا، جسے مرزا غلام احمد قادیانی کہا جاتا ہے۔ جس نے عیسیٰ ہونے اور مثل عیسیٰ ہونے، مھدی ہونے اور مثل مھدی ہونے، خود کو محمد الرسول اللہ ﷺ ہونے اور خود کو ظلی و بروزی نبی ہونے کا دعویٰ کر کے امت مسلمہ میں تفریق ڈالنے کا ایک نیا رخ اور راستہ اختیار کیا۔

انہوں نے کہا کہ بعض لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ عقیدہ ختم نبوت ہمارے ایمان کا حصہ ہے، ہمارے بزرگوں میں سے امیر شریعت حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ فرمایا کرتے تھے کہ'' عقیدہ ختم نبوت ہی عین ایمان ہے اگر اس میں کمزوری پڑ جائے، تو کوئی مسلمان مسلمان نہیں رہ سکتا''۔

ہم جانتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے انبیاء کی صف میں سب سے آخر میں مبعوث فرمایا، اور آپ پر جس کتاب کو نازل فرمایا گیا، وہ قرآن کریم ہے، قرآن مجید میں عقیدہ ختم نبوت کو 132 آیات میں کسی نہ کسی انداز میں بیان کیا گیا ہے، معروف آیت ما کان محمد ابا احد۔۔۔۔۔ میں خاتم النبین اس عقیدہ کا منبع و خلاصہ ہے، حضرت سیدنا موسیٰؑ ، حضرت سیدنا عیسیٰؑ اور دیگر تمام انبیاءؑ نے سیدنا نبی کریم ﷺ کی آمد کی بشارت دی، ہمارے آقا علیہ السلام نے فرمایا کہ میں محمد بھی ہوں اور احمد بھی، دنیا میں میرا نام محمد اور آسمانوں پر میرا نام احمد ہے، اللہ جل جلالہ نے قرآن کریم میں چار مقامات پر محمد (ﷺ) اور ایک مقام پر احمد (ﷺ) کے نام سے آپ کا تعارف کرایا ہے۔ عالم ارواح میں تمام انبیاءؑ نے آپ کی نبوت کا اقرار کیا، یہ پہلا منظر نامہ ہے، دوسرا منظر نامہ اور اس کی مکمل گواہی واقعہ معراج میں انبیاءؑ نے ادا کی، تیسرا منظر نامہ، خطبہ حجۃ الوداع ہے، اس موقع پر دین کی تکمیل کی گئی، یہ شرف صرف نبی کریم ﷺ کو ہی عطا فرمایا گیا، آیت میثاق، آیت معراج/اسرا اور آیت تکمیل دین۔ عقیدہ کی افادیت وعظمت کو سمجھاتی ہیں، قرآن کریم میں مختلف انبیاءؑ کا ذکر کیا گیا ہے کہ فلاں نبی کو فلاں قوم اور قبیلہ کی طرف مبعوث کیا گیا مگر ایک صرف ایک ہستی ایسی ہے کہ جسے پوری انسانیت کی طرف نبی بنا کر مبعوث کیا گیا اور وہ عظیم ہستی ہمارے پیارے نبی ﷺ کی ہے کہ جن کے سر پر اللہ تعالیٰ نے ختم نبوت کا تاج سجایا۔

اس کے بعد رفع و نزول عیسیٰؑ ، خروج دجال و ظہور مھدی کے عنوان پر مبلغ ختم نبوت جناب مولانا سرفراز معاویہ نے اس پروگرام کے انعقاد پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ تنظیم اسلامی اس پر مبارکباد کی مستحق ہے کہ اس نے اس

بڑھتے ہوئے فتنے کا تعاقب کرتے ہوئے آغاز کر دیا ہے، انہوں نے فرمایا کہ نبی اپنی طور پر نہیں بنتا، نبی وہی ہوتا ہے کہ جسے اللہ نبی بنائے، جو شخص نبوت کو دعویٰ کرے جبکہ وہ نبی نہ ہو تو ایسا شخص جھوٹا اور دجال ہے، مرزا غلام احمد قادیانی نے مسیح، مھدی اور نبی ہونے کا دعویٰ کر کے دین اسلام پر وار کیا۔ یاد رہے کہ قادیانی اسلام اور پاکستان کے دشمن ہیں، 1974ء کے آئین میں قادیانیوں کو کافر قرار دیا گیا ہے، قادیانی آئین پاکستان کی رو سے کافر ہیں مگر یہ لوگ خود کو اقلیت ماننے کے لیے تیار نہیں ہیں، اس وقت پوری دنیا میں چھ کروڑ قادیانی ہیں، جن میں سے تقریباً دو کروڑ پاکستان میں ہیں، ہمیں چاہیے کہ ہم ان فتنوں سے بچیں، اس کے لیے علم کا ہونا بہت ضروری ہے، علم کا ذریعہ قرآن وحدیث ہے، اس علم کے وارث علماء کرام ہیں، ہمیں علماء سے ہی رہنمائی حاصل کرنا ہوگی، یہ علم انتہائی ضروری ہے، یاد رہے کہ اگر آپ کے پاس علم نہ ہوگا تو آپ متزلزل ہو جائیں گے۔

انہوں نے کہا کہ ختم نبوت پر کسی مسلک کا اختلاف نہیں ہے، یہ ایک متفقہ مسئلہ ہے، حضرت علامہ سید انور شاہ کاشمیریؒ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص ختم نبوت کا کام کرے اس کے لیے جنت کی ضمانت ہے۔ امیر شریعت حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص ختم نبوت کے تحفظ کے لیے کام کرتا ہے تو وہ نبی مکرم ﷺ کی شفاعت کا حق دار بن جاتا ہے۔

مجلس احرار اسلام کے مبلغ جناب محمد آصف جو خود بھی فتنہ قادیانیت کا شکار رہے ہیں اور قادیانیت میں 7,8 سال گزار کر آئے ہیں، اللہ نے ان کو ہدایت بخشی اور قادیانیوں کی کتابیں اور لٹریچر پڑھ کر اس کے تضادات نے ان کی آنکھیں کھول دیں، انہوں نے بھی فتنہ قادیانیت اور اس راہ کے مسائل ومشکلات پر روشنی ڈالی۔ انھوں نے کہا کہ قادیانیوں نے مرزا قادیانیت کی کتب کا مطالعہ ہی نہیں کیا۔ اگر وہ تحقیقی نقطۂ نظر سے اپنی کتابوں کا مطالعہ کریں تو انھیں سچ اور جھوٹ کا فرق معلوم ہو جائے گا۔ قادیانی، ہماری تبلیغ اور دعوتِ اسلام کا اصل ہدف ہیں۔ انھوں نے سامعین کے سوالات کے جوابات بھی دیے۔ اس کورس کے مہمان خصوصی نواسہ امیر شریعتؒ اور مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے نائب امیر مولانا سید محمد کفیل شاہ بخاری نے ''قادیانیوں کو دعوت کا طریقہ کار'' کے عنوان پر خطاب کرنے کی دعوت دی تو انہوں نے خطاب کا آغاز پرانی یادوں کو تازہ کرتے ہوئے تو کئی برس پرانی یادیں تازہ ہوگئیں، جب ڈاکٹر اسرار احمد صاحبؒ کی دعوت پر سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے فرزند مولانا سید عطاء المحسن شاہ بخاریؒ یہاں تشریف لائے تھے اور ''منہج انقلابِ نبوی ﷺ اور اس کا طریقہ کار'' کے موضوع پر مذاکرہ تھا تو بہت ہی خوبصورت ماحول تھا اور وحدتِ امت کا ایک منظر ڈاکٹر صاحبؒ نے یہاں پیش فرمایا تھا اور یہ ان کا خاص مشن تھا۔ الحمدللہ! ان کا مشن جاری ہے اور آپ حضرات اس ادارے اور تنظیم سے وابستہ ہیں اور دین کی محنت ایک خوبصورت انداز میں جاری رکھے ہوئے ہیں۔

انہوں نے فرمایا کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ دعوت کے کسی نئے طریقے کی ضرورت نہیں، نبی کریم ﷺ کا اسوہ

ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے اور قرآن کریم ہدایت کی کتاب ہے، صحیح معنوں میں ہدایت تقویٰ ہے، تقویٰ کے بغیر نفع نہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایمان والوں میں تقویٰ پیدا کیا، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آغاز زمانہ نبوت میں اپنے خاندان اور دوستوں کو دعوت دی، سب سے پہلی مخالفت آپ کے خاندان اور قبیلہ والوں ہی نے کی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مخالفت سے مایوس نہیں ہوئے، دوبارہ ان لوگوں کو جمع کیا اور ان کے سامنے دین کی دعوت پیش کی، آپ میلوں اور مختلف مجالس میں تشریف لے گئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعوت و تبلیغ کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا، فریضہ نبوت کو پوری قوت اور احسن طریقے سے ادا کیا، جن لوگوں نے آپ کی دعوت کو مان لیا، وہ کامیاب ہوئے، انہوں نے اپنی خواہشات اور مال و جان، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور اطاعت میں قربان کر دیا اور جن لوگوں نے آپ کی دعوت کو نہ مانا، وہ ناکام و نامراد ہوئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب دعوت پیش کی تو اس دعوت کے نتیجے میں ری ایکشن پیدا ہوا، آپ کے چچا جناب ابوطالب کے سامنے شکایات کے انبار لگا دیے گئے کہ اپنے بھتیجے کو سمجھائیے، آپ کے چچا کفار و مشرکین کی باتوں کو سن کر پریشان ہوتے اور کہتے کہ بھتیجے کچھ نرمی اختیار کرو، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کلمات ادا کیے، وہ پوری امت کے لیے اسوہ ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس کام سے پیچھے نہیں ہٹوں گا، یہاں تک کہ اس راستہ میں مٹا دیا جاؤں یا یہ کہ دین غالب ہو جائے۔ سوالات ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جوابات ارشاد فرمائے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحمل اور بردباری سے فریق مخالف کو سنا، پیار و محبت اور دلیل کی قوت سے اپنا پیغام ان تک پہنچایا، اس پیغام نے دلوں پر اثر کیا، مکہ فتح ہوا اور دین غالب ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے آخری خطبہ (خطبہ حجۃ الوداع) کے موقع پر ارشاد فرمایا کہ جو موجود ہیں، وہ اس دین کو ان لوگوں تک پہنچا دیں جو یہاں پر موجود نہیں ہیں۔ دعوت پیش کرنا تمام انبیاء علیہ السلام کی سنت ہے، دعوت پیش کرنے میں زبردستی نہیں ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سربراہان مملکت کو دعوتی خطوط بھی ارسال فرمائے، ان میں سے شاہ حبشہ اصحمہ نجاشی نے اس دعوت کو قبول کیا، دیگر نے انکار کر دیا مگر اس دعوت کے نتیجے میں ان تک اللہ تعالیٰ کا پیغام ضرور پہنچا۔

دعوت ایک مستقل کام ہے، قول اور فعل سے قرآن و سنت کی دعوت کا اظہار ہو، دعوت حکمت، اچھے طریقے اور دلائل کی قوت سے پیش کی جائے، دل میں نرمی، اضطراب اور فکرمندی ایسی ہو کہ مخاطب متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے، دعوت کے نتیجے میں ہی ایک نیا معاشرہ تشکیل پاتا ہے، صحابہ کرامؓ کی جماعت اسی دعوت کے نتیجے میں قائم ہوئی، ہر شخص دین کا داعی بنا، انہیں کسی سیمینار، جلسے یا کورس کی ضرورت نہیں تھی، صحابہ رضی اللہ عنہم نے براہِ راست دین کو سیکھا، سمجھا اور اس پر عمل کیا، ہر شخص چلتا پھرتا داعی تھا، کفار انہیں دیکھ کر پہچان لیتے تھے کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھی ہے۔

آج ہم نے دعوت الی اللہ کا شعبہ مولوی کے سپرد کر دیا ہے جبکہ یہ ذمہ داری ہر مسلمان کی ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ ہی کو لے لیجیے کہ کس طرح انہوں نے دین کی دعوت پیش کی، آپ نے مسلمانوں میں دین کا جذبہ پیدا کر کے انہیں دین سے قریب کیا، مسلمانوں کو ہر قسم کے فتنوں سے آگاہ کیا، انہیں ایمان کی حفاظت کا درس دیا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ آج

بھی مسلمانوں کو مختلف فتنوں سے خبردار کیا جائے، ان کے ایمان کی حفاظت کی جائے، اس وقت دین کی نئی نئی تشریحات سامنے آرہی ہیں، عقلی معیار کو نمونہ بنا کر پیش کیا جارہا ہے، قرآن وسنت کے منہج سے ہٹ کر لوگوں کے سامنے دعوت پیش کی جارہی ہے، جو سراسر نقصان کا راستہ ہے۔ قرآن وسنت کو چھوڑنے اور اجماع امت سے ہٹنے کا نتیجہ دین سے دوری ہے، اس وقت ہم بہت سے فتنوں سے دوچار ہیں اور ابھی کئی فتنے ایسے ہیں جو پر تول رہے ہیں، ان فتنوں اور شرور سے حفاظت کا ذریعہ نماز ہے، آپ پانچ وقت کی نماز کا اہتمام کریں اور اپنے رب سے مضبوط تعلق استوار رکھیں، اس تعلق کے نتیجے میں تمام فتنے اپنی موت آپ مرجائیں گے۔

اس خطہ میں مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا، کچھ لوگ ان سے متاثر ہوئے، ان لوگوں نے قرآن وسنت اور اجماع امت کو معیار نہیں بنایا، جو لوگ دین سے پھر گئے، انہیں دوبارہ دین میں واپس لانے کی تگ ودو ہونی چاہیے، اس بارے میں آخرت میں ہم سب سے باز پرس ہونی ہے، دعوت کے ضمن میں عام آدمی قادیانیوں سے تعلقات رکھے گا، تو اس کی گمراہی کے امکانات بہت زیادہ ہیں، قرآن وسنت کا علم رکھنا، حالات اور فتنوں سے باخبر ہونا، یہ انتہائی ضروری ہے۔

انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کا رد مرزا غلام قادیانی کے افکار ونظریات اور تضادات کو پیش کر کے کیا جائے تو یہ انتہائی موثر ہے کیونکہ مرزا غلام قادیانی کے اقوال اور افعال میں بلا کا تضاد ہے۔

تحفظ ختم نبوت کے عظیم مشن میں ہمارے اکابر نے اللہ کی رضا کے لیے محنت کی، تو اس کے نتائج بھی سامنے آئے، ہم نے آج بھی اس مقدس مشن کے تحفظ کے لیے آگے بڑھنا ہے، مایوس نہیں ہونا، اس گروہ کے اندر کام کرنے کی ضرورت کل بھی تھی اور آج بھی ہے، ہمیں اپنے دین کی صداقت پر پورا یقین ہے کہ ایک ہی دین ہے دین اسلام۔ جسے قائم رہنا ہے، اسی پر ہم نے عمل پیرا ہونا ہے، یہی فتنوں سے بچنے کا راستہ ہے۔ جس کا ایمان لوٹ لیا گیا، اس کا سب کچھ تباہ وبرباد ہو گیا۔ ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ ہمارے جن بھائیوں کے ایمان کو لوٹ لیا گیا ہے، اس کے لیے فکرمند ہوں، ہم انہیں جہنم کے کنارے سے گھسیٹ کر رحمت کے ماحول میں لے آئیں۔ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت، محبت اور فرمانبرداری پر عمل پیرا ہوں، یہی اللہ کی محبت کے حصول کا ذریعہ ہے، اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا کوئی اور ذریعہ ہمارے پاس نہیں ہے۔ میری جماعت مجلس احرار اسلام کا مقصد ومشن یہی ہے کہ قادیانیوں اور دیگر کفار کو اسلام کی دعوت دی جائے۔ اسلام کی دعوت وتبلیغ، انسانیت کی سب سے بڑی خدمت ہے۔ میں اپنے رفقاء سمیت، تنظیم اسلامی کے دوستوں کا شکر گزار ہوں کہ انھوں نے ختم نبوت کورس کا انعقاد کیا اور ہمیں اس خدمت کی سعادت حاصل کرنے کا موقع فراہم کیا۔